میں عمومی طور پر حقیقی دین داری پیدا نہ کی تو پاکستان میں اسلام نافذ کیا جاسکتا ہے اور نہ عالمی سطح پر کوئی اور اسلامی مہم سر کی جاسکتی ہے۔ یہ وہ بنیادی کام ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام نے ترجیحی طور پر انجام دیا۔ سیلاب زدہ علاقوں میں جا کر اندازہ ہوتا ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو اگر اسی حالت میں اس دنیا سے چلے گئے تو اللہ کی پکڑ سے ان کا بچنا بہت محال ہے۔ بھاری اکثریت کو دین کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا، نماز روزہ تو بہت دور کی بات ہے۔ مصیبت کے ان دنوں میں بھی ان علاقوں میں مسجدیں ویران اور ہوٹل و منی سینما گھر آباد ہیں لاکھوں کی تعداد میں اپنے لوگوں کو دین کی تعلیم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ دین کے نام پر ہر سال اربوں روپے جمع اور خرچ کئے جاتے ہیں لاکھوں افراد خود کو دین توحید کے علمبردار اور اسلامی انقلاب کے داعی قرار دیتے ہیں۔ آخر اتنے کثیر وسائل اور افرادی قوت کہاں صرف ہو رہی ہے اور اس کے باوجود ملک میں بے دینی کیوں بڑھتی چلی جا رہی ہے؟ آخر ہم کب اپنے گریبانوں میں جھانکیں گے؟ بدعقیدگی، بے دینی اور بے عملی کی وجہ سے ملک کے کروڑوں لوگوں کی آخرت خطرے میں ہے ہمارے اپنے بھائی جہنم کی جانب بڑھ رہے ہیں ان کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے مؤثر حکمت عملی وضع کرنا اور اس مقصد کیلئے تمام سیاسی اثر و رسوخ اور ذرائع و وسائل کو استعمال کرنا یہ حقیقی اسلامی انقلاب کا تقاضہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا منہج بھی یہی ہے وہ لوگوں کو جہنم کے رستے سے ہٹا کر جنت کے رستے پر لگانے کیلئے آئے تھے۔ دینی تحریکوں کی ناک کے نیچے گمراہی پنپ رہی ہے آخر وہ کب نیچے جھانکیں گی؟ دینی تحریکوں کے قطعی شایان شان نہیں کہ وہ اپنے اصل دعوتی اہداف کو نظر انداز کر دیں اور مقبولیت حاصل کرنے اور شارٹ کٹ کے ذریعے ہیرو بننے کے چکر میں اپنی تحریکوں کو غیر انقلابی ڈگر پر ڈال دیں جن پر چلتے ہوئے عرصہ دراز سے ہمارے ملک میں نہ صرف اسلامی انقلاب کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا بلکہ ہر آنے والے دن بے دینی میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ (بشکریہ: پندرہ روزہ ''حدیبیہ'' کراچی یکم تا 15 اکتوبر 2011ء)

توہین رسالتؐ قتل کیس میں سزائے موت کے خلاف جامعہ حنفیہ کے زیر اہتمام احتجاجی جلسہ و جلوس

مورخہ 7 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے زیر اہتمام توہین رسالتؐ کیس میں سزائے موت سنائے جانے کے خلاف احتجاجی جلوس و جلسہ کا اہتمام کیا گیا، اس پروگرام میں مہتمم جامعہ حنفیہ قاری ابوبکر صدیق کی دعوت پر رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر نے اس پروگرام میں دیگر جماعتی ساتھیوں کے ہمراہ شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق جامع مسجد گنبد والی سے جلوس شروع ہوا جو اقبال لائبریری روڈ، اکرم شہید پارک، شاندار چوک، راجہ بازار، مین بازار اور چوک اہل حدیث سے ہوتے ہوئے واپس گنبد والی مسجد پہنچ کر ایک عظیم الشان جلسے کی صورت اختیار کر لی۔ یہاں پر قائدین نے مختصر خطاب کئے۔ سب سے پہلے قاری ظفر اقبال شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ، چوہدری عارف ساجد صدر مرکزی انجمن تاجران جہلم کے علاوہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے خطاب کیا۔ آخر میں قاری ابوبکر صدیق نے مفصل خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ عمر بن قاری خبیب احمد عمر نے سرانجام دیئے۔ اس پروگرام میں بھاری تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

جامعہ کے طالب علم شادمان کی وفات

مورخہ 6 اگست بروز ہفتہ جامعہ کا طالب علم شادمان شدید بیمار ہوا اور ڈاکٹر کی ہدایت پر گھر بھیج دیا گیا لیکن راستے میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ بچہ شعبہ حفظ میں زیر تعلیم تھا اور اس کا تعلق سوات سے تھا۔ نماز جنازہ اس کے آبائی گاؤں میں ادا کی گئی۔